

فرانس کے صدر کی اسلام دشمنی



الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

اسلام کا ہر پیروکار سرِ اِسلامتی اور امن و امان کا علمبردار ہے۔ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام قابلِ احترام اور لائقِ تعظیم ہیں۔ ہر مسلمان کے نزدیک اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت و عقیدت اسلام کا جزو ہے، ان کی فرمانبرداری اور اطاعت تکمیلِ ایمان کا سبب ہے اور ان سے وفاداری و شیفنگی اسلام کی اساس اور اہل اسلام کی شناخت ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

۱:- "قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ
اَقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفَاسِقِينَ" (التوبة: ۲۴)

ترجمہ: "تو کہہ دے! اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے ہو، تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اُس کے رسول سے اور لڑنے سے اس کی راہ میں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ راستہ نہیں دیتا نا فرمان لوگوں کو۔"

۲:- "النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ" (الاحزاب: ۶)

ترجمہ: ”نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو زیادہ اپنی جان سے۔“
 ۳: - ”إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا“
 (الاحزاب: ۵۷)

ترجمہ: ”جو لوگ ستاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو، ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں، اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ذلت کا عذاب۔“

۴: - ”إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذِلَّةِ كَتَبَ اللَّهُ لَالِغِبِنَ أَنَا وَرُسُلِي“
 (المجادلة: ۲۰، ۲۱)

ترجمہ: ”جو لوگ خلاف کرتے ہیں اللہ کا، اور اس کے رسول کا، وہ لوگ ہیں سب سے بے قدر لوگوں میں اللہ لکھ چکا کہ میں غالب ہوں گا اور میرے رسول۔“
 حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

۱: - ”لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ مِنْ وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ“

(متفق علیہ، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ص: ۱۲، ط: قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

۲: - ”الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ“
 (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۶۱۶۹)

ترجمہ: ”آدمی (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہوگی۔“

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے ان ارشادات کی بنا پر ہر مسلمان حضور اکرم ﷺ سے محبت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہے، اس لیے اپنی جان، مال، عزت و آبرو سب کچھ حضور ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت پر قربان کرنے کو اپنی سعادت اور کامیابی سمجھتا ہے۔

حکومتِ فرانس کی جانب سے نبی کریم خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے گستاخانہ خاکے بنانے کی حمایت اور اس کو اظہارِ رائے کی آزادی قرار دینا بہت ہی افسوسناک اور غمناک ہے، جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں میں تشویش اور اضطراب کا باعث ہے۔

آزادی اظہار کا بے محابہ اور غیر محدود استعمال نہ صرف انسانی و اخلاقی اقدار کے خلاف ہے، بلکہ اس سے امن و امان کی صورت حال کو بھی سنگین خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں مغرب اور پوری دنیا کا رویہ یکسر منافقانہ اور دوہرے معیار پر مبنی ہے، آئے دن میڈیا میں اسلام اور پیغمبر

اسلام (ﷺ) کے بارہ میں قابلِ اعتراض اور نفرت آمیز مواد شائع ہوتا رہتا ہے اور آزادی اظہارِ رائے کی آڑ میں اس کی حمایت کی جاتی ہے، جس کی تازہ مثال گزشتہ ہفتے فرانس کے ایک میگزین چارلی ہبڈو نے حضور اکرم ﷺ کے کچھ اورتوہین آمیز خاکے بنائے، اس کو پورے فرانس میں عام کیا گیا اور پھیلا یا گیا۔ فرانس کے شہر پیرس کے مضافاتی علاقے کے ایک مڈل اسکول کے ایک استاذ نے یہ خاکے آٹھویں جماعت کے معصوم اور خالی الذہن طلبہ کو دکھائے۔ مسلمان طلبہ مشتعل ہو گئے، انہوں نے اپنے گھر والوں کو یہ بات بتائی۔ فرانس کے مسلم باشندوں نے اسکول انتظامیہ کو اس کی شکایت کی، تھانے میں بھی کچھ مسلمان والدین نے درخواست دی۔ اسکول انتظامیہ اور تھانہ والوں نے کہا کہ یہ خاکے دکھانا نہ تو ملکی قوانین کی خلاف ورزی ہے اور نہ اسکول کے نظم اور ضابطے کے خلاف ہے۔ اس کے بعد ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز جمعہ کو ایک اٹھارہ سالہ مسلم شیشانی عبداللہ اندروف نامی طالب علم نے ردِ عمل میں اسکول کی چھٹی کے بعد اس سیمونیل پیٹی نامی ٹیچر کو۔ جس نے یہ توہین آمیز خاکے کلاس میں دکھائے۔ قتل کر دیا اور پولیس نے اس طالب علم کو بھی گولی مار کر شہید کر دیا۔

اس واقعہ پر فرانس کے صدر میکرون اور اسلام مخالف عناصر آپے سے باہر ہو گئے، فرانس کے صدر نے ایک ریلی کی قیادت کی، جس میں اس ملعون ٹیچر کو قومی ہیرو قرار دیتے ہوئے اسے قومی ایوارڈ سے نوازنے کا اعلان کیا اور گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کو آزادی اظہارِ رائے قرار دیتے ہوئے کہا کہ: ”ہم خاکے بنانا نہیں چھوڑیں گے اور اب ان خاکوں کو عوامی مقامات پر لگایا جائے گا۔“ چنانچہ اس کے بعد تمام سرکاری عمارتوں کے علاوہ جہاں مسلمان آباد ہیں، وہاں ان محلوں میں بطور خاص یہ خاکے لٹکائے گئے۔

یہ کتنا افسوس کی بات ہے کہ فرانس کے صدر نے اس ملک کے ساٹھ لاکھ باشندوں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گستاخی کرنے والے اخبار کی بڑی ڈھٹائی کے ساتھ نہ صرف یہ کہ حمایت کی، بلکہ سرکاری عمارتوں پر ان گستاخانہ خاکوں کے بڑے بڑے بینر آویزاں کیے۔ اس سے مسلمانوں میں غیظ و غضب اور اشتعال پیدا ہونا ایک فطری امر تھا، اس کا نتیجہ ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان فرانس کے صدر کے اس اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں اور ان کی مصنوعات کا بھرپور انداز میں بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

دانشور حضرات کا کہنا یہ ہے کہ فرانس نے ایک عرصہ سے جو مذہب بیزاری کا علم بلند کیا ہوا ہے اور اس نے آسمانی تعلیمات کو ہر جگہ سوسائٹی کے اجتماعی اور معاشرتی معاملات سے نکلنے کے لیے بہت سے مذاہب کو اپنا ہمنوا بنا لیا ہے، ایک مسلمان ہی ایسے ہیں جو ابھی تک فرانس سمیت ہر جگہ اپنے مذہب اور اپنے پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ کسی نہ کسی درجہ میں جڑے ہوئے ہیں، اس کو وہ اپنی اقدار، اپنے

ہم نے تمہارے لیے اسلام کا دین ہونا پسند فرمایا ہے۔ (حضرت قرآن کریم)

فلسفہ، اپنے کلچر اور اپنی تہذیب کے خلاف سمجھتے ہیں، اس لیے وہ پردہ، اذان اور اسلامی تعلیمات پر پابندی لگا کر مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے جان سے زیادہ عزیز اور پیارے نبی ﷺ کی توہین کر کے مسلمانوں کے قلوب کو مجروح اور زخمی کرتے رہتے ہیں۔ فرانس کے صدر کی اس ناپاک جسارت اور ملعون حرکت پر سب سے مؤثر اور پرزور رد عمل ترکی کے صدر جناب طیب اردوان نے اپنی ایک نشری تقریر میں دیا، انہوں نے کہا:

”ترک عوام فرانسیسی مصنوعات کا اسی طرح بائیکاٹ کریں، جیسے قطر اور کویت کی سپر مارکیٹوں میں کیا جا رہا ہے، فرانس میں جس شخص کے پاس حکمرانی ہے، وہ اپنے راستے سے ہٹ گیا ہے، وہ ایک مریض ہے اور اسے واقعی دماغ کے علاج کی ضرورت ہے۔ انہوں نے فرانسیسی صدر کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فاشزم کو ہم نے جرمنی اور اٹلی میں دیکھا ہے، ہم نازی ازم دیکھ چکے ہیں، تم بالکل اسی راستے پر ہو، جس پر وہ تھے۔ ہماری کتاب قرآن کریم نہ ہمیں فاشزم سکھاتی ہے اور نہ ہی نازی ازم۔ ہماری کتاب قرآن ہمیں سماجی انصاف سکھاتی ہے اور ہم اسی کی ہدایت کے مطابق سماجی انصاف کے راستے پر چلتے ہیں۔“

اور یہ خبر بھی سوشل میڈیا پر چل رہی ہے کہ فرانس کے صدر نے ایک تقریب میں ترکی کے صدر کو ہاتھ ملانے کی کوشش کی تو اس پر ترکی کے صدر نے کہا کہ:

”اس سے کہو کہ میں تمہیں ہاتھ نہیں ملا سکتا، اس لیے کہ کل میں اپنے آقا، شافع روز جزا

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟“

حضرت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم نے کونٹے میں پی ڈی ایم کے بہت بڑے عوامی جلسہ میں فرانس کے صدر کی گستاخانہ حرکتوں کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا: ”ہم ایسے حکمرانوں کے چہرے پر تھوکتے ہیں۔“

اس کے علاوہ ہماری حکومت نے بھی فرانس کے صدر کے اس اقدام کے خلاف قومی اسمبلی اور سینیٹ میں مذمتی قراردادیں منظور کیں۔ پوری پاکستانی قوم خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہبی جماعت سے ہو یا سیاسی جماعت سے یا تجارتی برادری سے سب نے پورے ملک میں مظاہرے کیے، ریلیاں نکالیں، اور ان کا مطالبہ ہے کہ فرانس کی تمام مصنوعات کا اس وقت تک بائیکاٹ کیا جائے جب تک فرانس کا صدر اُمتِ مسلمہ سے معافی نہ مانگ لے اور ساتھ ساتھ ان کا مطالبہ ہے کہ فرانس کے سفیر کو ملک بدر کیا جائے اور پاکستانی سفیر کو احتجاجاً فرانس سے واپس بلا یا جائے۔

مغربی ممالک میں سے صرف کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو نے مغربی ممالک کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ: ”ہم آزادی اظہار پر کوئی کمپروماز نہیں کرتے، لیکن آزادی اظہار کی بھی حدود و قیود ہیں۔“

اس نے اپنی سوسائٹی کے اعتبار سے مثال دیتے ہوئے کہا کہ: ”آپ کو سینما میں چلتی فلم کے دوران اپنی رائے کے پر زور اظہار کی آزادی حاصل نہیں ہوتی، تاکہ وہاں فلم دیکھنے آئے ہوئے دیگر لوگ ڈسٹر ب نہ ہوں، کجا یہ کہ آپ ایسے معاملات میں یہ حق استعمال کریں جو دیگر قوموں کے لیے حساس ہو۔“

ہر باشعور شخص جانتا ہے کہ مغرب نے اظہار خیال کی آزادی کا ایک خود ساختہ پیمانہ بنایا ہوا ہے، اس لیے کہ اگر کوئی شخص یہودیوں کے ہولو کاسٹ کا انکار کرے یا اس موضوع پر اپنی تحقیق پیش کرے تو وہ مجرم ہے۔ اگر کوئی نائن الیون کو فرضی کہانی قرار دے تو وہ سزا کا مستحق ہے۔ اگر کوئی نازی جرمی میں رہتا ہے تو نازی پارٹی پر تنقید نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی سوویت یونین میں رہتا ہے تو وہ کیمونسٹوں کے خلاف نہیں بول سکتا۔ اگر کوئی چین میں رہتا ہے تو وہ چینی کیمونسٹ پارٹی پر تنقید نہیں کر سکتا۔ اسی طرح شمالی کوریا میں کوئی رہتا ہے تو کم آل جو لگ کی بات کرنا مصیبت کو دعوت دینا ہے۔ اگر کوئی کیوبا میں رہتا ہے تو وہ کیوبا کی کیمونسٹ پارٹی پر تنقید نہیں کر سکتا، حتیٰ کہ امریکہ میں رہ کر کوئی یہودی لابی کے خلاف بات نہیں کر سکتا، اس لیے کہ یہ وہ ہیں جو آزادی اظہار رائے کو کنٹرول کرتے ہیں۔

جب ترکی کے صدر جناب طیب اردوان نے فرانس کے صدر کی اس حرکت پر اس کو اپنے دماغ کا علاج کرانے کا مخلصانہ اور دانشمندانہ مشورہ دیا تو اس کو بہت صدمہ پہنچا کہ اس کی اہانت کی گئی ہے۔ یہاں اس کو یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ اس کی بدتمیزی سے دنیا میں کتنے انسانوں کا دل زخمی ہوا؟ یہاں اظہار رائے کی آزادی کا کیوں کوئی احترام نہیں؟ اسی طرح امریکہ کی سٹائیکس ریاستوں میں اسرائیل کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے والی کمپنیوں، افراد یا اداروں کے خلاف سزا کا قانون کیوں موجود ہے؟ یہ کنوسی اظہار رائے کی آزادی کا مظہر ہے، جس کے مطابق ان ریاستوں میں اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے پر سزا دی جاتی ہے؟ جبکہ خود یورپی عدالت برائے انسانی حقوق 2018ء میں یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ بدنام کرنے کی کوشش کرنا ”Goes beyond the permissible limits of an objective debate“ (معروضی بحث کی اجازت کی حد سے باہر ہے) یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا جب آسٹریا کی ایک عورت کو اس کی سزا سنائی گئی، اس عورت نے سزا کے خلاف یہ کہہ کر اپیل کی تھی کہ وہ یورپی کونشن برائے انسانی حقوق کی شق 10 - جو آزادی اظہار سے متعلق ہے۔ کے تحت اپنے خیالات کے اظہار میں آزاد ہے، مگر یورپی یونین کی سات رکنی عدالت نے اس عورت کا موقف مسترد کرتے ہوئے فیصلے میں لکھا کہ:

"That by considering the impugned statements as going beyond the permissible limits of an objective"

debate and classifying them as an abusive attack on the prophet of islam, which could stir up prejudice and put at risk religious peace , the domestic courts put forward relevant and sufficient reasons"

”گستاخانہ بیانات کو کسی معقول مباحثے کی جائز حد سے تجاوز کرنے اور انہیں پیغمبر اسلام پر مکروہ حملہ قرار دیتے ہوئے جو تعصب کو جنم دے سکتا ہے اور مذہبی امن کو خطرے میں ڈال سکتا ہے، اس پر غور کر کے علاقائی عدالتوں نے متعلقہ اور مناسب وجوہات پیش کیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔“ یعنی ”یورپین کورٹ آف ہیومن رائٹس (ای سی ایچ آر) کے فیصلے کے تحت حضرت محمد ﷺ کو بدنام کرنا ”کسی معروضی مباحثے کی جائز حد سے بالاتر ہے“ اور ”تعصب کو جنم دے سکتا ہے اور مذہبی امن کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے“ اور یوں آزادی اظہار رائے کی اجازت کی حد سے تجاوز کیا جاسکتا ہے۔“

آزادی اظہار کی حدود سے متعلق یہ یورپ کی سب سے بڑی عدالت کا فیصلہ ہے۔

ہماری دانست میں فرانس کے صدر کی موجودہ جھنجھلاہٹ کا سبب دو باتیں ہو سکتی ہیں: ایک وجہ تو یہ ہے کہ آزاد ذرائع سے سروے کرنے والے اداروں کا کہنا ہے کہ فرانس میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور ۲۰۴۰ء میں اسلام فرانس کا سب سے بڑا مذہب ہوگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ فرانس کا صدر آئندہ ایکشن جیتنے کے لیے مسلمانوں کے خلاف یہ غیظ و غضب دکھا اور پابندیاں لگا رہا ہے، تاکہ اپنے غیر مسلم ووٹروں کے دلوں میں اپنی جگہ بنا سکے، اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہو سکتی ہیں، جن کی بنا پر یہ توہین آمیز خاکے بنائے اور عام کیے جا رہے ہیں، مثلاً:

۱:- اسلام کے خلاف نفرت کا اظہار کرنا اور لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنا۔

۲:- مسلمانوں کو اشتعال دلانا، تاکہ ان کے مشتعل اقدامات کو بہانہ بنا کر اسلام اور مسلمانوں کو

دہشت گرد قرار دیا جائے۔

۳:- اسلام کی تیز رفتار اشاعت پر قدغن لگانا، تاکہ اسلام کی طرف مائل ہونے والا یورپی طبقہ

دوری اختیار کرے۔

۴:- ملک کے اصلی مسائل اور موضوعات سے عوام کو بھٹکانا۔

ان حالات میں مسلمانوں کے لیے یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ: پوری دنیا کے مسلمان ہر ممکن ذرائع اختیار کر کے اقوام متحدہ سے مطالبہ کریں کہ وہ اظہار رائے کی آزادی کی جائز، منصفانہ اور شریفانہ حدود قائم کرے، جس میں یہ بات شامل ہو کہ کسی بھی مذہب کی مقدس شخصیتوں کی اہانت ایک جرم اور دل آزاری ہے اور یہ اظہار رائے کے دائرہ میں نہیں آتی، بلکہ اشتعال انگیزی اور تشدد پسندی کے دائرہ میں آتی ہے۔

اچھا وہی ہے جس کا اخلاق اچھا ہے، اس کا دین بھی اچھا ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (حضرت محمد ﷺ)

۲:..... او آئی سی کا اجلاس بلا کر تمام مسلم ممالک متفقہ لائحہ عمل اپنا کر اقوام متحدہ سے یہ مطالبہ کریں کہ آئندہ ایسی شراکتیاری کرنے والی حکومتوں سے اپنے تعلقات ختم کر دیں یا محدود کریں۔

۳:..... جہاں مسلم حکومتیں نہ ہوں، وہاں مسلمان انفرادی طور پر اور جہاں ان کی حکومتیں ہوں، وہ ممالک حکومتی سطح پر فرانس کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ موجودہ دور میں یہ پر امن احتجاج کا ایک مؤثر طریقہ ہے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔ نیز مسلم ممالک ڈالر، یورو اور پاؤنڈ کے ذریعہ معاملہ نہ کریں، بلکہ مسلم ممالک اپنی کرنسیوں کے ذریعہ تجارت کو اپنا وطیرہ بنائیں، ان شاء اللہ! اس سے ان ممالک کو مؤثر پیغام جائے گا۔

۴:..... ایک اہم کام یہ ہے کہ دنیا کی مختلف زبانوں میں حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پر لٹریچر تیار کیا جائے، جس میں حضور اکرم ﷺ کے اخلاق، آپ ﷺ کی سیرت، اور آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ پر مشتمل مضامین کو شامل کیا جائے۔

۵:..... ہر مسلمان اسلامی تعلیمات پر مکمل عمل کرنے کو اپنی زندگی کا جزو بنائے اور غیر اسلامی نظریات، افکار، خیالات، عادات و اطوار، تہذیب و تمدن، معاشرت اور سیاست وغیرہ سے کلی اجتناب کرے، خصوصاً فیشن پرستی کو چھوڑ کر سادہ زندگی گزارنے کو ترجیح دے۔

۶:..... ہر گھر میں حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات اور سیرت کے مطالعہ کو عام کریں، نمازوں کا اہتمام کیا جائے، زندگی کے ہر موڑ پر رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو معلوم کر کے اس پر عمل کر کے بدعات اور خرافات سے کلی کنارہ کشی اختیار کی جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور ان کے حالات زندگی سے خوب واقفیت حاصل کر کے انہیں کے نقوش پر زندگی گزارنے کی کوشش کی جائے۔

۷:..... علمائے کرام سے محبت اور دینی و دنیوی ہر معاملہ میں ان سے راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

ان شاء اللہ! ان باتوں پر عمل کرنے سے جہاں ہم اپنے نبی مکرم، فخر معظم، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ان گستاخوں کو مؤثر جواب دے سکیں گے، وہاں اپنے مذہب اسلام اور حضور اکرم ﷺ کے اخلاق و اعمال اور سیرت و کردار کا نمونہ بھی پوری دنیا کے سامنے پیش کرنے کا فریضہ ادا کر سکیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔